کی ہر ممکن ترغیب دیں۔ (ص ۱۲۵)

مصنف نے ان نکات کی بہت موثر اور دل نشیں تشریح کی ہے۔ خاص طور سے انھوں نے قرآن کی تلاوت، تدبر اور عمل کے پہلوؤں سے مفصل بحث کی ہے، اس سلسلے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے، تدبرِ قرآن سے فرار کی مختلف وجوہ کا تجزیہ کیا ہے اور اس موضوع پر اظہارِ خیال کیا ہے کہ قرآن کے مطلوب انسان میں کیا خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

یہ کتاب پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔ ہندوستان سے بھی اس کی اشاعت کی کوئی سبیل نکالنی چاہیے۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

برصغیر ہند میں فقہی مخطوطات ومطبوعات-ایک مطالعہ ڈاکٹر ضیاءالدین فلاحی

ناشر: ایفا پبلی کیشنز، جوگابائی، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵، ۲۰۱۲ء، صفحات: ۲۷۹، قیمت-/۱۶۰ روپے

علمائے ہند نے علوم اسلامی کے تمام میدانوں میں قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، لیکن فقہ واصول فقہ ان کی توجہ کا خاص مرکز رہا ہے۔ اس موضوع پر انھوں نے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں کتابیں تصنیف کی ہیں، شروح، حواشی اور تعلیقات لکھے ہیں، فتاویٰ کے مجموعے تیار کیے ہیں اور نصابی کتابیں بھی مرتب کی ہیں۔ شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے استاد ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی کو اس موضوع سے خصوصی دل چسپی ہے۔ انھوں نے علمائے ہند کی فقہی خدمات کو اپنے مطالعہ وتحقیق کا موضوع بنایا، پہلے 'برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا، جس میں فقہ کے موضوع پر اردو زبان میں شائع ہونے والی کتابوں کا تذکرہ اور ان میں سے کچھ اہم کتابوں کا تفصیلی تعارف کرایا تھا۔ اس پر انھیں ایم فل کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ پھر انھوں نے 'برصغیر ہند میں فقہی مخطوطات و مطبوعات- ایک مطالعہ' کے عنوان سے دوسرا تحقیقی مقالہ تیار کیا، جس پر انھیں پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا گیا، یہ موخر الذکر مقالہ دراصل ان کے پہلے تحقیقی مقالے ہی کا تکملہ اور توسیع ہے، جس میں علمائے ہند کی عربی زبان میں انجام پانے والی فقہی خدمات کا تعارف اور تجزیہ کیا

گیا ہے۔ یہ دونوں مقالے اصلاً انگریزی زبان میں لکھے گئے تھے اور شائع شدہ تھے۔ اب مؤلف نے خود ہی انہیں اردو کا جامہ پہنایا ہے اور اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی کے اشاعتی ادارہ سے ان کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ (ایم فل کے مقالے کا تعارف تحقیقات اسلامی، اپریل - جون ۲۰۱۲ء میں کرایا جاچکا ہے)

زیرِ نظر کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں ہندوستان کے عہد وسطیٰ میں فقہ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کا اجمالی تذکرہ ہے۔ اس عہد کو عہد سلطنت، عہد مغلیہ اور نو آبادیاتی دور میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب دوم میں فقہ کی بنیادی کتب، شروح، حواشی و تعلیقات اور اصول فقہ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کی الگ الگ فہرستیں تیار کی گئی ہیں۔ بنیادی کتب کی موضوعاتی درجہ بندی کی گئی ہے۔ ان میں ارکان اربعہ، خاندانی مسائل، اقتصادیات، تعزیرات، سماجی رسوم و رواج، اجتہاد و تقلید، عدالتی نظام وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ہر موضوع کے تحت آنے والی کتاب کا ذکر حروف تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے اور اس کی طباعتی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ باب سوم میں چند اہم کتب فقہ کا تفصیل سے تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ باب چہارم کو فتاویٰ تاتارخانیہ کے تجزیاتی مطالعہ کے لیے خاص کیا گیا ہے۔ باب پنجم میں فقہاء ہند کے فکری منہج کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں چند تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ تعارف میں مطبوعہ کتابوں کے ساتھ مخطوطات کو بھی شامل کیا گیا ہے اور یہ مخطوطات کن کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ فاضل مصنف کو بعض قلمی کتابوں کے طبع ہوجانے کی خبر نہیں ہوسکی ہے۔ مثلاً فقہ حنفی کی مشہور کتاب 'ہدایہ' پر حاشیہ لکھنے والوں میں انھوں نے اللہ داد جون پوری (م ۱۵۱۷ء) کا بھی تذکرہ کیا ہے اور ان کے حاشیہ کو مخطوطہ بتایا ہے، حالاں کہ یہ حاشیہ ہدایہ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی کے ساتھ عرصہ سے طبع ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اور کتابوں کا ذکر مخطوطات کی حیثیت سے کیا گیا ہے، مثلاً مسلّم الثبوت، فواتح الرحموت، صنوان القضاء، حالاں کہ یہ کتابیں طبع ہوچکی ہیں۔

کتاب کے آخر میں مصنف نے اصطلاحات کی فرہنگ مرتّب کردی ہے، جو بڑی